

## 116064-فرض اور نفل نماز کے درمیان گفتگو یا جگہ تبدیل کر کے فاصلہ ڈالنا مستحب ہے۔

### سوال

اگر میں فرض پڑھنے کے بعد نفل پڑھنا چاہوں تو کیا نظول کیلئے جگہ تبدیل کرنا مستحب ہے؟ تاکہ میرے لیے زیادہ سے زیادہ زمین گواہ بن سکے؟

### پسندیدہ جواب

بھی فرض نماز اور نوافل کے درمیان گفتگو یا جگہ تبدیل کر کے فاصلہ قائم کیا جائے۔

اس کیلئے افضل ترین بات یہ ہے کہ گھر جا کر نفلی نماز مکمل کریں، کیونکہ انسان کی فرض نماز کے علاوہ ہر نماز گھر میں افضل ہوتی ہے، جیسے کہ یہ بات نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے، چنانچہ صحیح مسلم (1463) میں معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ : "جب تم جمعر کی نماز پڑھ لو تو اس وقت تک نوافل شروع نہ کرو جب تک تم کوئی گفتگو نہ کرو، یا باہر نہ نکل جاؤ، کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں اسی بات کا حکم دیا ہے کہ نماز کیساتھ کسی دوسری نماز کو نہ ملایا جائے حتیٰ کہ ہم بات کر لیں یا باہر چلے جائیں"۔

نووی رحمہ اللہ صحیح مسلم کی شرح میں لکھتے ہیں :

"اس حدیث میں ہمارے ثانی فقیہ کرام کے موقف کی دلیل ہے کہ سنن مورکہ یا غیر مورکہ جو بھی نوافل ہوں ان کی ادائیگی کیلئے فرض نماز کی جگہ سے ہٹ جانا چاہیے، اور افضل یہی ہے کہ گھر جا کر ادا کریں، وگرنہ مسجد میں کسی بھی جگہ ادا کریں، تاکہ سجدہ کرنے کی جگہیں متعدد ہو سکیں۔"

اس طرح نفل اور فرض نماز ایک دوسرے سے الگ ہو جائیں گی، معاویہ رضی اللہ عنہ کا یہ کہنا کہ : " حتیٰ کہ ہم بات کر لیں " اس چیز کی دلیل ہے کہ فرض اور نفل میں فاصلہ گفتگو سے ہو جائے گا، لیکن ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہونا ہماری بیان کردہ وجہ کے باعث افضل ہے، واللہ اعلم " انتہی

ابوداؤد : (854) اور ابن ماجہ : (1417) - یہ الفاظ ابن ماجہ کے ہیں - میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (جب تم میں سے کوئی نماز پڑھنے لگے تو آگے بیچھے یا دائیں ہٹ جانے سے عاجز ہو جاتا ہے؟) یعنی : فرض نماز کے نوافل شروع کرنے سے پہلے جگہ تبدیل کیوں نہیں کرتا؟ اس حدیث کو البانی رحمہ اللہ نے سنن ابن ماجہ میں صحیح قرار دیا ہے۔

شیعۃ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ "الفتاویٰ الکبریٰ" (359/2) میں لکھتے ہیں :

"سنن یہی ہے کہ فرائض اور نوافل چاہے جمع کی نماز کے ہوں یا کسی اور نماز کے، درمیان میں فاصلہ ڈالنا چاہیے، جیسے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح بخاری میں ثابت ہے کہ : (آپ نے ایک نماز کو دوسری نماز کیساتھ ملانے سے منع فرمایا، بیان تک کہ درمیان میں گفتگو یا کھڑے ہو کر فاصلہ نہ کر لیا جائے) لیکن بہت سے لوگوں کی طرح یہ نہ کیا جائے کہ سلام کیساتھ ہی سننی شروع کر دی جائیں؛ کیونکہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے منع کردہ کام کا ارتکاب ہو گا۔

اور درمیان میں فاصلہ پیدا کرنے کی حکمت یہ ہے کہ فرض اور غیر فرض میں امتیاز ہو سکے، جیسے کہ عبادت اور غیر عبادت عمل میں فرق ہوتا ہے، چنانچہ یہی وجہ ہے کہ افطاری میں جلدی اور سحری میں تاخیر کرنا مستحب ہے، عید الفطر کے دن کچھ کھا کر عید کیلئے جانا مستحب ہے، رمضان کے روزوں سے پہلے ایک یا دو روزے رکھنا منع ہے، یہ تمام ممنوعات اس لیے ہیں کہ شرعی روزوں کو دوسروں سے الگ کیا جائے، عبادت کو دیگر امور سے ممتاز کیا جائے، بالکل اسی طرح جمع بھی دیگر واجب عبادات سے الگ امتیازی حیثیت رکھتا ہے " انتہی

فرازض اور نوافل کے درمیان فاصلہ پیدا کرنے کیلئے کوئی بھی حرکت دو عبادات کے درمیان فرق واضح کرتی ہے، اور کچھ علمائے کرام نے اس کی ایک اور وجہ بھی بیان کی ہے کہ: اس طرح قیامت کے دن گواہی دینے والی جگہوں کی تعداد زیادہ ہو گی؛ کیونکہ جس جگہ بھی عبادت کی ہوگی وہ جگہ قیامت کے دن اس کیلئے گواہی دے گی، نیز جگہ تبدیل کرنے پر زیادہ سے زیادہ جگہوں پر عبادت کا عمل سر انجام دیا جائے گا، اور اگر کوئی جگہ تبدیل نہ کرے تو پھر گھنٹوں کے ذریعے فاصلہ ڈالے "انتہی

واللہ اعلم.